مولای صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

# درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ حسن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

## کیسٹ نمبر ۹ سائیڈ اے، ۲۳ر اپریل ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد! عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ رواہ الترمذی وَعَنْ عبد اللہ بن مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ۔[1]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۵۴

آگ نہ چھوئے گی اس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھا ہے یا اُس کو دیکھا ہے جس نے مجھے دیکھا ہے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو (پھر فرمایا) میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے دُنیا سے چلے جانے کے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا، جس نے اُن سے محبّت کی اس نے میری محبّت کی وجہ سے اُن سے محبّت کی اور جس نے اُن سے بغض رکھا (تو گویا) اس نے میرے سے بغض رکھنے کی وجہ سے اُن سے بغض رکھا، جس نے ان کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا گویا اس نے اللہ کو ستایا اور جس نے اللہ کو ستایا عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی گرفت فرمالیں گے۔

جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَآنِیْ

جس مسلمان نے مجھے دیکھا ہے اس کو آگ مَس نہ کرے گی اور وہ آدمی جس نے ایسے مُسلمان کو دیکھا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا ہو اُسے بھی آگ مس نہ کرے گی۔

صحابہ کرام اور ان کے بعد تابعین یہ دونوں طبقے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور محبوب طبقے ہیں۔

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا ہے اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ میرے صحابۂ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو پھر فرمایا اللّٰہَ اللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ سے ڈرتے رہو۔

"لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ" میرے بعد ان کو تم نشانہ نہ بنانا، اور جو میرے صحابۂ کرام سے محبّت کرتا ہے۔ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے مجھ سے محبّت ہے تو میرے ساتھیوں سے محبّت ہے۔ دراصل اس کے دل میں میری محبّت ہے تو میرے صحابہ سے بھی محبّت ہے اور دوسری طرف سے لے لیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ صحابہ کرام سے محبّت دلیل ہے اس بات کی کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت اور کامل عقیدت ہے۔

وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ اور جو میرے صحابہ سے بغض رکھتا

ہے تو میرے سے بغض رکھتا ہے اس وجہ سے وہ ان سے بغض رکھتا ہے کیونکہ صحابۂ کرام کی تو نسبت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، صحابی کو صحابی کہا ہی اس لیے جاتا ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ رہا ہے۔

ارشاد فرمایا وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ اور جس نے میرے صحابہ کو دُکھ دیا اس نے مجھے دُکھ پہنچایا وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ اور جس نے مجھے دُکھ پہنچایا اس نے خدا کو ناراض کرلیا، خدا کو دُکھ پہنچایا، یعنی خدا کو ناراض کرلیا۔ وَمَنْ اٰذَی اللہَ

اور جو یہ کوشش کرے یعنی خدا کو ناراض کرے فَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ تو قریب ہے کہ وہ اُس کی گرفت فرمائے دُنیا میں نہیں تو قیامت میں ہو گی گرفت لہٰذا صحابہ کرام کے بارے میں ذرا سی بھی گستاخی جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پسند نہیں فرمائی بلکہ اس سے ڈرایا ہے۔

اور ہوتا ایسے ہے کہ کام ایک ہی ہوتا ہے نیتیں مختلف ہوجاتی ہیں ہم جو سوچیں گے تو اپنے انداز سے سوچیں گے کہ اُنھوں نے یہ کام کیا ہے تو اس نیت سے کیا ہو گا ؟ تو اس واسطے ذہن میں اعتراض آئے گا، لیکن صحابہ کرام پاکیزہ قلب تھے اگر یہ تصوّر رہے ذہن میں یہ مسئلہ رہے ذہن میں کہ اللہ تعالیٰ نے اور جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کی صفائی بیان فرمائی ہے تو پھر جو کام اُنکا ہُوا ہے ایسا کہ جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ مناسب نہیں تھا تو اس کے بارے میں توجیہ کرلی جائے گی کہ اُن کی نیت یہ نہیں تھی، نیت اس سے بلند تھی۔ اُن کی نیت اس سے بہتر تھی، جو ہم سمجھ رہے ہیں ویسے نہیں تھی کیونکہ رسول کا فرمانا یہ اللہ کا فرمانا ہے، اللہ تعالیٰ خالق ہے وہ جانتا ہے دلوں کے حال کو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کے دلوں کی حالت ارشاد فرمائی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ "جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے وہ مثال ہے میرے صحابہ کرام کی کہ کھانا کتنا بھی عمدہ پکا لیا جائے لَایَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ نمک ہی سے لذّت آئے گی۔ اس میں ورنہ تو وہ پھیکا ہی کہلائے گا۔

مرچ نہ ہو تو کھا لیا جاتا ہے، لیکن نمک نہ ہو تو پھر کھانا واقعی مشکل ہوتا ہے اور نمک پانی میں ڈال کر آدمی روٹی بھگو کر کھا سکتا ہے اور اُس سے اُس کی ضرورت پُوری ہو جائے گی۔

اور نمک ایک جزء ہے بدن کا اگر وہ نہ پہنچایا جائے بدن میں تو خرابی پیدا ہوجائے گی۔ صحت خراب

ہو جائے گی تو یہ جزوِ بدن بھی ہے جزوِ ایمان بھی ہے۔

اور اِن کو دیکھتے رہو کہ انھوں نے کیا کیا قربانیاں دی ہیں اور کس طرح اُنھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اپنی جان نثار کی ہے۔

ایک صحابی ہیں وہ زخمی ہوگئے بدر کے مقام پر اُنھیں اُٹھا لیا گیا وہ آگئے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قریبی عزیز تھے، ابو عبیدہ ابن حارث ابن ہشام رضی اللہ عنہ تو اُنھوں نے ایک شعر پڑھا۔

ے وَ نُسْلِمُہٗ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوْلَہٗ وَ نَذْهَلُ عَنْ اَبْنَا ئِنَا وَالْحَلَائِلِ

ہم ان کی سلامتی چاہتے ہیں حتّٰی کہ ہم اُن کے اِرد گرد مارے جاتے۔ جو آدمی زخمی ہو کر گر جاتے وہ گویا صُرِّعَ ہُوا۔ ہم زخمی ہو کر گر جاتے ہیں مارے جاتے ہیں مگر ان کے ساتھ ہم سلامتی چاہتے ہیں۔

اور ہم غافل ہو جاتے ہیں اپنی اولاد سے وہ بھی یاد نہیں آتی حَلَائِلْ بیویاں بھی یاد نہیں آتیں کچھ یاد نہیں آتا۔ صرف پیشِ نظر یہ رہ جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سلامت رہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے وہ شہید ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد، لیکن اُنھوں نے اس زخم کی حالت میں اندازہ کریں کہ کوئی ہائے ہائے نہیں کی بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا حال تو یہ ہے۔ ہم تو اس پر خوش ہیں۔

وہ زخمی ہیں چوٹ لگی ہوئی ہے اور زندہ نہیں رہ سکتے ہیں ایسا زخم آیا ہوا ہے اور پھر اُنھوں نے یہ شعر پڑھا۔

آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کرام میں سے کوئی آدمی اگر کسی جگہ (کیونکہ آپ نے باہر بھیجے تھے۔ صحابہ کرام وہاں جاکر وہ تعلیم، تبلیغ، جہاد سارے کام انجام دیتے تھے تو جس سرزمین میں) میرے کسی صحابی کی وفات ہو جاتے اور وہاں وہ دفن ہو تو قیامت کے دن "اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" وہ ان کا قائد ہوگا وہ ان کے لیے نُور روشنی کا کام دے گا۔

تو آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس طرح کے کلمات تعریفی صحابہ کرام کے بارے میں ارشاد فرمائے ہیں اس بناء پر سب اہلِ سنّت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے بارے میں کوئی بھی بُری بات اور بُرا خیال نہ لایا جائے، بلکہ ان سے محبّت رکھی جائے کیونکہ آپ نے فرمایا کہ جو اُن سے محبّت رکھتا ہے اس کے دل میں میری محبّت ہے، میری وجہ سے وہ صحابی صحابی بنے ہیں تو اسی وجہ سے اُسے محبّت ہوئی ہے اُن سے تو دراصل صحابہ کی محبت جو ہے وہ بھی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے۔